



سوال

(170) دو منزلہ مکان میں سے اوپر والی منزل کو مسجد بنانا اور نیچے کی منزل کو کرایہ پر دینا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، کہ ایک شخص نے کچھ زمین مسجد کے واسطے خریدی لیکن پہلے سے اس زمین میں دو منزلہ مکان بنا ہوا تھا، مشتری اوپر کی منزل کو مسجد اور نیچے کو کرایہ پر واسطے خرچ مسجد کے دینا چاہتا ہے، اس صورت میں یہ مسجد، مسجد کا حکم رکھے گی، اور کرایہ پر مکان دینا جائز ہوگا یا نہیں۔ مینوا تو جروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ بالا میں معلوم کرنا چاہیے، کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی رو سے صورت مسئول عنہا جائز و درست معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ مسجد کا حکم رکھے گی، اور مکان مسجد کے مصالح کے لیے کرایہ پر دینا جائز ہوگا، تاکہ مسجد کی درستی رہے اور ہمیشہ آباد رہے، اس کے اخراجات ضروریہ کے لئے آمدنی کی صورت نکالنا درست و جائز ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خادم مسجد نبوی کے آرام کے لیے مسجد نبوی میں یعنی نہ کنارے میں نہ ادھر نہ ادھر اندرون مسجد کے ایک حجرہ بنایا تھا، اور اس کا رہنا سہنا وہاں ہی ہوتا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری صفحہ ۶۳ میں موجود ہے اور نیز صحیح بخاری صفحہ ۶۶ میں موجود ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں بعض لوگوں کے فائدے کے لیے خیمہ لگوا دیا، وہ اس میں مدت تک رہے۔

غرضیکہ اندرون مسجد یا تحت مسجد یا بالائے مسجد میں کوئی مکان بنانا مصالح مسجد کے لیے درست و جائز ہے، وہ مکان مسجد کو مسجد کے حکم سے خارج نہ کرے گا، جیسا کہ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور یہ بھی حکم خدا اور رسول ہے کہ جہاں خاص حکم شرعی نہ ہو، وہاں عام حکم شرعی سے استدلال کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و غیرہ کتب حدیث میں اور خاص کر بخاری کے صفحہ ۱۰۹۳ میں موجود ہے۔

سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال: «ما انزل اللہ علی فیھا الا اذہ الایۃ الجامیۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیر ایرہ الایۃ»

’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ان کے لیے کوئی الگ حکم تو مجھ پر نازل نہیں پس یہ آیت جامع موجود ہے۔ جو ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا، اس کو دیکھ لے گا‘ ۱۲

اور اس پر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے یوں باب منعقد کیا ہے باب الأحکام الاتی تعرف بالدلائل لرج اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن احکام کو ناجائز فرمایا تھا، ناجائز فرمایا اور جن کو جائز فرمایا تھا ان کو جائز فرمایا، اور جن جگہوں سے خاموشی کی ہے تو مت کرید کرو، یعنی وہ معاف ہے، جیسا کہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۳ میں موجود ہے ابو ثعلبہ خشنی سے۔

اور یہ اظہر من الشمس ہے، کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں منع نہیں فرمایا، کہ اوپر مسجد اور نیچے مکان کرایہ مصالح مسجد کے لیے نہ بنانا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا

ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ
 "اللہ تعالیٰ نے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی" ۱۲
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے
 «یسروا ولا تعسروا» الحدیث
 "یعنی آسانی کرو اور تنگی نہ کرو۔" ۱۲

یعنی عالموں کو چاہیے، کہ جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی نہیں فرمائی، تنگی نہ کریں، بلکہ آسانی کا فتویٰ دیں دلائل، اب ہر شخص ذی فہم بتا سکتا ہے کہ اس مسجد کے جواز میں مشتری مذکور مکان کے لیے آسانی ہے یا تنگی، اور نیز احادیث صحیحہ میں اضاعت مال سے ممانعت وارد ہوئی ہے، اب ہر شخص ذی شعور بتا سکتا ہے کہ مسجد مذکور فی السوال کے عدم جواز میں اضاعت مال ہے یا نہ۔

غرض کہ ان احادیث و آیات کی رو سے ثابت ہوتا ہے، کہ مسجد مذکور فی السوال مسجد ہی کے حکم میں ہے، اویںچے کا مکان کرایہ پر دینا واسطے مصالح مسجد مذکور جائز و درست ہے، تفسیر کبیر میں تحت آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُخْرُجُوا
 "تیرے رب کی قسم جب تک آپ کو حاکم نہیں بنائیں گے ان کو ایمان نصیب نہیں ہوگا۔" ۱۲

کے لکھا ہے کہ عموماً کتاب و سنت مقدم ہوتے ہیں عموماً قیاس پر۔ واللہ اعلم و علم اتم و اکمل۔ حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب المتتانی نزہ الدہلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والحق فی اوائل شہر جمادی الاولیٰ من ۱۳۱۹ھ علی صاحبنا افضل صلوة وازکی تحیة اللہم ارزقنی علما نافعا والعمل بما تحب وترضی سید محمد نذیر حسین
 هو الموفق... صورت مسئلہ میں اگر مشتری نے نیچے کی منزل کو مصالح مسجد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور اپنا کوئی تعلق باقی نہیں رکھا ہے تو بے شک وہ مسجد، مسجد کے حکم میں ہے اس واسطے کہ اس مسجد کے مسجد نہ ہونے کی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اویںچے کی منزل کو واسطے خرچ مسجد کے کرایہ پر دینا بھی جائز ہے کیوں کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں، فقہہ خنفیہ نے بھی تصریح کی ہے کہ ایسی صورت میں مسجد، مسجد کے حکم میں رہے گی، درمختار میں ہے:

"لو بنی بیتا فوق اللام لا یضر لانه من المصلح اما لو تمت المسجد یہ ثم اراد بناء منع و لوقال عنین ذک لم یصدق"
 "اگر مسجد کے اوپر امام کی رہائش کے لیے مکان بنایا جائے، تو درست ہے، کیوں کہ یہ مسجد ہی کی آبادی ہے۔ ہاں اگر مسجد بلوری ہو جائے، پھر اس پر مکان بنایا جائے، تو منع ہے اور اگر کہے کہ میری پیلے ہی سے یہ نیت تھی، تو اس کو سچا نہ سمجھا جائے گا۔"

اور شامی میں ہے

"یؤخذ من التعلیل ان محل عدم کونہ مسجد ایما اذ لم یکن وقفاً علی المصلح المسجد وہ صرح فی الاسعاف فقال و اذا کان السرداب او لعلوا المصلح المسجد او کا و فظا علیہ صار مسجداً او"
 "اس دار و مدار تو سبب ہے، اگر مسجد ہی کی مصلحت کے لئے اس کے نیچے تہ خانہ یا اوپر کوئی مکان بنایا جائے تو درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو جائز نہیں۔" ۱۲
 نیز شامی میں ہے:

"بقی لوجعل الوقف تحتہ بیتا للخلاء حل یجوز کما فی مسجد محلہ الشعم فی دمشق لم ارہ صریحاً نعم سیاتی تتانی کتاب الوقف انہ لوجعل تحتہ سرداباً لمصلحاً جائزاً انتھی"
 "اگر وقف کرنے والا مسجد کے نیچے کوئی بیت الخلاء بنانے تو جائز ہے یا نہیں، اس کی صاف جزئی تو میں نے کہیں نہیں دیکھی نہیں، ہاں یہ تو ہے کہ اگر مسجد کے نیچے تہ خانہ بنانے یا اس کے اوپر کوئی مکان مسجد کی مصلحت کے لیے بنائے تو جائز ہے۔" ۱۲

اور فقہ حنفی کی رو سے بھی نیچے کی منزل کو واسطے مصارف مسجد کے کرایہ پر دینے کا جواز مستفاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۱۹)

مسجد کی چھت کے نیچے دکانیں بنانا جائز ہے یا نہیں؟

مسجد کی چھت کے نیچے دکانیں بنانا چاہیے، حتیٰ کہ خالص ہو جاوے مسجد تصرف عبد سے اور جو دکانیں بنالے گا واسطے صرف مسجد کے اور وقف کرے گا اور اوپر اس کے مسجد بنالے گا تو وہ مسجد حکم مسجد میں ہوگی، غایتیانی الباب کچھ ثواب میں نقصان ہوگا۔ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک صحابین کے، بہر حال وہ مسجد زیر دکانیں حکم مسجد میں ہوگی۔



"إذا أراد انسان أن يبتعد تحت المسجد جوانيت غلته لمرمة المسجد أو فوقة ليس له ذلك كذا في الخلاصة هكذا في فتاوى العالمگیریه وهكذا في البرهان أن جعل تحتہ سردا بالمصالحہ آی المسجد جاز كمسجد بیت المقدس ولو جعل فوقة یتنا وجعل باب المسجد الی طریق وعزلہ عن ملكہ لا یكون مسجد اولہ بیعتہ و یورث عنہ خلافا لهما كذا فی الدر المختار وغیرہ"

واضح ہو کہ سردابہ نیچی مسجد بیت المقدس کے صرف واسطے دلوورسی و بورییا اور رکینے پانے کے فقط بنایا گیا، نہ کرایہ کے واسطے اور احتیاط اور موجب ثواب جانب قول امام صاحب کے ہے۔ کما لا یتخفی علی التامل المنصف۔

(سید محمد نذیر حسین (فتاویٰ نذیر قلمی)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص